Regd No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ

عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

فی پرچہ [illegible]

بدھ چہارشنبہ ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۷۵ھ

جلد ۴۴/۹ ۳۰ نبوت ۱۳۳۴ھش ۳۰ نومبر ۱۹۵۵ء نمبر ۲۷۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۹ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"آج نزلہ کی تکلیف ہے"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— اخبار احمدیہ —

لاہور ۲۸ نومبر۔ (بذریعہ ڈاک) ناظم صاحب دفتر جماعت احمدیہ لاہور مطلع فرماتے ہیں کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت دن کے وقت اچھی رہی۔ مگر رات کا پہلا حصہ اعصابی تکلیف اور بے خوابی میں گزرا۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کو درد اور گھبراہٹ ہے۔ بحیثیت مجموعی افاقہ رہا۔ مگر کمزوری زیادہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفائے کامل و عاجل عطا کرے۔

رباط ۲۹ نومبر۔ مراکش کے نامزد وزیراعظم لقائی نے سلطان مراکش سدی محمد بن یوسف کو مطلع کیا ہے کہ نئی حکومت بنانے کے لئے میں نے سیاسی لیڈروں سے جو بات چیت کی ہے وہ حوصلہ افزا ہے۔

مبلغ فلسطین مولوی محمد شریف صاحب پاکستان واپس تشریف لا رہے ہیں

مبلغ فلسطین مکرم مولوی محمد شریف صاحب فلسطین میں ۱۸ سال تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد پاکستان واپس تشریف لا رہے ہیں۔ آپ ۸ دسمبر کو ایئر فرانس کے ذریعہ معہ اہل و عیال حیفہ سے کراچی پہنچیں گے۔ احباب کرام ان کی بخیر و عافیت مراجعت کے لئے دعا فرمائیں۔

نصیر الدین احمد صاحب ایم۔ اے تبلیغ اسلام کی غرض سے ۳ دسمبر کو عازم نائیجیریا ہونگے

ربوہ ۲۹ نومبر۔ مکرم نصیر الدین احمد صاحب ایم۔ اے تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں نائیجیریا جانے کے لئے ۳ دسمبر کو معہ اہل و عیال ربوہ سے کراچی روانہ ہوں گے۔ احباب کرام منزل مقصود تک بخیر و عافیت پہنچنے اور حصول مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

درخواستِ دعا

لائلپور ۲۹ نومبر۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ خواجہ عبید اللہ صاحب جو غدود کلاں پیشاب کے عارضہ میں مبتلا ہیں آج یہاں اپریشن ہوگا۔ احباب کرام دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اپریشن کو کامیاب کرے اور مکرم خواجہ صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ آمین

پاکستان باہمی مفاد کے معاملوں پر افغانستان سے بات چیت کرنے کے لئے تیار ہے

پختونستان کے سوال کو ان معاملات میں شامل نہیں کیا جا سکتا

افغان وزیر خارجہ کے جواب میں پاکستانی ترجمان کا بیان

کراچی ۲۹ نومبر۔ دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ پاکستان باہمی مفاد کے معاملوں پر افغانستان سے بات چیت کرنے کے لئے تیار ہے۔ ترجمان نے ساتھ ہی یہ بھی واضح کیا ہے۔ کہ پختونستان کے سوال کو جو محض ایک ڈھونگ کی حیثیت رکھتا ہے ان معاملات میں شامل نہیں کیا جا سکتا۔ ترجمان نے یہ بیان افغان وزیر خارجہ کے حالیہ بیان کے جواب میں دیا ہے۔ کابل ریڈیو نے کل افغان وزیر خارجہ سردار نعیم خان کا ایک بیان نشر کیا تھا جس میں انہوں نے راونڈ ٹیبل کانفرنس کے انعقاد سے متعلق گورنر جنرل پاکستان میجر جنرل اسکندر مرزا کی تجویز کا ذکر کرتے ہوئے کہا تھا کہ اگر پاکستان کی طرف سے اس بارے میں باقاعدہ دعوت نامہ موصول ہوا تو افغانستان اس کا خیر مقدم کرے گا اور مناسب حال جواب دے گا۔ نیز اس بات پر زور دیا کہ اختلافات کے متعلق افغانستان اپنے خیالات کا پہلے بھی متعدد مواقع پر اظہار کر چکا ہے۔ کل جب وزارت خارجہ کے ترجمان کی توجہ افغان وزیر خارجہ کے اس بیان کی طرف مبذول کرائی گئی۔ تو اس نے کہا پاکستان باہمی مفاد کے معاملوں پر بات کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔ لیکن اختلافات کے ضمن میں وہ پختونستان کے ڈھونگ کے متعلق کسی تذکرے یا بحث کو ہرگز برداشت نہیں کرے گا۔ کیونکہ پختونستان کا سٹنٹ اپنے اندر کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔

معاہدۂ بغداد کی کونسل کا اجلاس

بغداد ۲۹ نومبر۔ کل یہاں معاہدہ بغداد کی مستقل کونسل کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں پانچوں شریک ملکوں کے سفیروں نے شرکت کی۔ صدارت کے فرائض عراق کے وزیر خارجہ برہان الدین باشایان نے سرانجام دیئے۔ مستقل سکرٹریٹ قائم کرنے کے سوال پر غور ہوا۔ کونسل کا اجلاس اگلے ہفتہ کو بغداد میں پھر ہوگا۔

جماعت احمدیہ ماریشس کے نمائندہ وفد کے دو ارکان ربوہ پہنچ گئے

وفد یورپ سے باصحت واپسی پر حضور کی خدمت میں مبارکباد عرض کرنے کے علاوہ جلسہ سالانہ میں بھی شرکت کرے گا

جماعت احمدیہ ماریشس کا جو وفد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں حضور کی سفر یورپ سے باصحت اور کامیاب و بامراد واپسی پر مبارکباد عرض کرنے کے لئے حال ہی میں پاکستان آیا ہے۔ اس کے دو ارکان جناب محمد عظیم سلطان غوث صاحب اور جناب عبد الرحیم صاحب کل رات چناب ایکسپریس کے ذریعہ کراچی سے ربوہ پہنچ گئے۔ ریلوے سٹیشن پر وکالت تبشیر کی طرف سے جناب حسن محمد صاحب عارف نائب وکیل التبشیر اور جناب بشارت احمد صاحب بشیر جائنٹ نائب وکیل التبشیر نے ریلوے سٹیشن پر ان کا خیر مقدم کیا۔ نیز مکرم مولانا ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین اور بعض دیگر احباب بھی ان کو خوش آمدید کہنے کے لئے سٹیشن پر تشریف لائے ہوئے تھے۔

جماعت ماریشس کا یہ وفد تین ارکان پر مشتمل ہے۔ امیر وفد جناب احمد اللہ صاحب ابھی کراچی میں ہیں۔ اور چند روز تک یہاں پہنچ جائیں گے۔ آپ جماعت احمدیہ ماریشس کے پریذیڈنٹ ہیں۔ اور ۱۹۴۹ء میں مرکز سلسلہ کی زیارت سے پہلے بھی شرفیاب ہو چکے ہیں۔ جناب محمد عظیم سلطان غوث صاحب جماعت احمدیہ ماریشس کے جنرل سکرٹری ہیں آپ مبلغ ماریشس حضرت حافظ صوفی غلام محمد صاحب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے ۱۹۲۰ء میں آپ نے فریضہ حج ادا کیا۔ اور حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ اب آپ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات اور مرکز سلسلہ کی زیارت سے شرفیاب ہونے کے لئے پاکستان آئے ہیں۔

جناب عبد الرحیم صاحب ماریشس کے ایک احمدی نوجوان ہیں۔ آپ سابق مبلغ ماریشس محترم حافظ جمال احمد صاحب مرحوم کے داماد ہیں۔ وفد کے ارکان ۲۶ اکتوبر کو ماریشس سے روانہ ہوئے تھے۔ اور مشرقی افریقہ سے ہوتے ہوئے ۲۳ نومبر کو بحری جہاز کے ذریعہ کراچی وارد ہوئے تھے۔ جلسہ سالانہ تک مرکز سلسلہ میں قیام کر کے انشاء اللہ اس مبارک اجتماع میں بھی شمولیت کی سعادت حاصل کریں گے۔

اللہ تعالیٰ ان سب احباب کا مرکز سلسلہ میں آنا ان کے لئے اور جماعت ماریشس کے لئے مبارک کرے آمین

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۵۵ء

تقدم وتاخر

روزنامہ "نوائے پاکستان" مورخہ ۱۸/۱۱/۵۵ یں اور روزنامہ تسنیم مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۵۵ء میں صفحہ ۴ پر مولانا ابوالحسنات محمد احمد صاحب قادری صدر جمیعۃ العلماء پاکستان کی ایک اپیل علمائے کرام کے نام شائع ہوئی ہے۔ اس میں مولانا فرماتے ہیں:۔

"ہمارے مذہب میں چاروں خلفاء برحق اور خلیفہ بلا فصل ہیں۔ اس لئے کہ صدیق رضؓ کے خلیفہ فاروق رضؓ نہیں۔ فاروق رضؓ کے خلیفہ عثمان رضؓ نہیں۔ عثمان رضؓ کے خلیفہ علی رضؓ نہیں۔ ان چاروں کی خلافت مسند رسالت سے وابستہ ہے۔ تو انہیں بلا فصل خلیفہ کہنا صحیح ہے۔ رہا فصل کا رابطہ وصل زمانی سے ماننا۔ یہ میرے خیال میں محض خیال ہے! اولیت و ثانویت موجب شرف نہیں۔ بلکہ صدیق کی فضیلت اور افضل البشر بعد الانبیاء ہونے کی حیثیت احادیث سے ثابت ہے۔ نہ یہ کہ محض خلیفہ اول ہوجانا موجب شرف تام ہے۔ اگر آج کوئی حضرت شیرِ خدا کو خلیفہ اول منتخب کرسکے۔ تو بڑی خوشی سے کرلے۔ اس سے فضیلت صدیق میں کوئی کمی نہیں آسکتی۔"

(روزنامہ تسنیم مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۵۵ء)

تقدم وتاخر زمانی کے متعلق بعینہٖ اسی طرح کا استدلال حضرت مولوی محمد قاسم نانوتوی رحؒ بانی مدرسہ دیوبند نے "خاتم النبیین" کے متعلق فرمایا ہے۔ آپ اپنی تصنیف حجۃ الاسلام میں صفحہ ۳۴، ۳۵ پر فرماتے ہیں:۔

"ہمارے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی افضلیت کا اقرار بشرطِ فہم و انصاف ضرور ہے۔ علیٰ ہذا القیاس جب یہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ علم سے اوپر کوئی صنعت نہیں۔ جس کو عالم سے تعلق ہو۔ تو خواہ مخواہ اس بات کا یقین پیدا ہوجاتا ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر تمام مراتب کمال اسی طرح ختم ہوگئے۔ جیسے بادشاہ پر مراتب حکومت ختم ہوجاتے ہیں۔ اس لئے بادشاہ کو خاتم الحکام کہہ سکتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الکاملین اور خاتم النبیین کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ جس شخص پر مراتب کمال ختم ہوجائیں۔ تو یہی وجہ کہ نبوت سب کمالات بشری میں اعلیٰ ہے۔ چنانچہ مسلم بھی ہے۔ سوائے آپ صلعم کے کسی نبی نے دعویٰ خاتمیت نہ کیا۔ بلکہ انجیل میں حضرت عیسیٰ ؑ کا یہ ارشاد کہ جہان کا سردار آتا ہے۔ خود اس بات پر شرط ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ خاتم نہیں۔ کیونکہ حسب ارشاد مثالِ خاتمیت بادشاہ خاتم وہی ہوگا۔ جو سارے جہان کا سردار ہو۔ اسی وجہ سے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سب سے افضل سمجھتے ہیں۔ پھر یہ آپ صلعم کا خاتم ہونا آپ کے سردار ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ اور بقرینہ دعویٰ خاتمیت جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے منقول ہے۔ یہ بات یقینی سمجھتے ہیں۔ کہ دو جہاں کا سردار جس کی خبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دیتے ہیں۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی ہیں۔" (دیکھو حجۃ الاسلام مصنفہ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی دیوبندی صفحہ ۳۴، ۳۵)

پھر اپنی تصنیف تحذیر الناس میں مفصل بحث فرماتے ہیں:۔

"اول معنی خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئیں۔ تاکہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو۔ سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے۔ کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا۔ کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے؟ ہاں اگر اس وصف کو اوصاف مدح میں سے نہ کہئیے۔ اور اس مقام کو مقام مدح قرار نہ دیجئے۔ تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی صحیح ہوسکتی ہے۔ مگر میں جانتا ہوں۔ کہ اہل اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارا نہ ہوگی۔ کہ (یعنی کیونکہ) اس میں ایک تو خدا کی جانب نعوذ باللہ یاوہ گوئی کا وہم ہے .... دوسرے رسول اللہ صلعم کی جانب نقصانِ قدر کا احتمال .... باقی یہ احتمال کہ یہ دین آخری دین تھا۔ اس لئے سدِّ باب اتباع مدعیانِ نبوت کیا ہے۔ جو کل جھوٹے دعویٰ کرکے خلائق کو گمراہ کریں گے۔ البتہ فی حد ذاتہ قابلِ لحاظ ہے۔ پر جملہ ماکان محمد ابا احدٍ من رجالکم اور جملہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین میں کیا تناسب تھا۔ جو ایک کو دوسرے پر عطف کیا۔ اور ایک کو مستدرک منہ اور دوسرے کو استدراک قرار دیا۔ اور ظاہر ہے کہ اس قسم کی بے ربطی اور بے ارتباطی خدا کے کلام معجز نظام میں متصور نہیں۔ اگر سدِّ باب مذکور منظور ہی تھا۔ تو اس کے لئے اور بیسیوں مواقع تھے۔ بلکہ بناءِ خاتمیت اور بات پر ہے۔ جس سے تاخر زمانی اور سدِّ باب مذکور خود بخود لازم آجاتا ہے۔ اور فضیلت نبوی دوبالا ہوجاتی ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے۔ کہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہوجاتا ہے۔ جیسے موصوف بالعرض کا وصف بالذات سے مکتسب ہوتا ہے۔ موصوف بالذات کا وصف ہے۔ کسی غیر سے مکتسب اور مستعار نہیں ہوتا۔ مثال درکار ہو تو لیجئے! زمین وکہسار اور در و دیوار کا نور اگر آفتاب کا فیض ہے۔ تو آفتاب کا نور کسی اور کا فیض نہیں۔ اور ہماری غرض وصف ذاتی ہونے سے اتنی ہی تھی..... سو اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کو تصور فرمائیے۔ یعنی آپ موصوف بوصفِ نبوت بالذات ہیں۔ اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصفِ نبوت بالعرض اوروں کی نبوت آپ کا فیض ہے۔ پر آپ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں۔ آپ پر سلسلہ نبوت مختتم ہوجاتا ہے۔ غرض جیسے آپ نبی اللہ ہیں۔ ویسے نبی الانبیاء بھی ہیں۔ اور یہی وجہ ہوئی۔ کہ بشہادت و اذا اخذ اللہ میثاق النبیین الی اخر الآیۃ اور انبیاء علیہم السلام سے آپ پر ایمان لانے اور آپ کی اتباع اور اقتدا کا عہد لیا گیا۔ ادھر آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ اگر حضرت موسیٰ ؑ بھی زندہ ہوتے۔ تو میرا اتباع کرتے۔ علاوہ بریں بعد نزول حضرت عیسیٰ کا آپ کی شریعت پر عمل کرنا اسی بات پر مبنی ہے۔" (تحذیر الناس صفحہ ۳ و ۴)

پھر فرماتے ہیں:۔

"جیسے خاتم بفتح التاء (یعنی مہر۔ خادم) کا اثر اور فعل مختوم علیہ (یعنی جس پر مہر لگائی جائے۔ خادم) پر ہوتا ہے۔ ایسے ہی موصوف بالذات کا اثر موصوف بالعرض میں ہوتا ہے

حاصل مطلب آیت کریمہ (ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ خادم) کا اس صورت میں یہ ہوگا۔ کہ ابوتِ معروفہ تو رسول اللہ صلعم کو کسی مرد کی نسبت حاصل نہیں۔ پر ابوت معنوی امتیوں کی نسبت بھی حاصل ہے۔ انبیاء کی نسبت تو فقط خاتم النبیین شاہد ہے۔ کیونکہ اوصاف معروض و موصوف بالعرض۔ موصوف بالذات کی فرع ہوتے ہیں۔ موصوف بالذات اوصاف عرضیہ کی اصل ہوتا ہے۔ اور وہ اس کی نسل..... سو جب ذات بابرکات محمدی صلے اللہ علیہ وسلم موصوف بالذات بالنبوۃ ہوئی۔ اور انبیاء باقی موصوف بالعرض۔ تو یہ بات اب ثابت ہوگئی۔ کہ آپ والد معنوی ہیں۔ اور انبیاء باقی آپ کے حق میں بمنزلہ اولادِ معنوی اور امتیوں کی نسبت لفظ رسول اللہ میں غور کیجیے۔" (تحذیر الناس صفحہ ۱۰)

پھر فرماتے ہیں:۔

"جیسے انبیاء گذشتہ کا وصف نبوت میں حسب تقریر مسطور اس لفظ سے آپ صلعم کی طرف محتاج ہونا ثابت ہے۔ اور آپ کا اس وصف میں کسی کی طرف محتاج نہ ہونا۔ اس میں انبیاء گذشتہ ہوں یا کوئی اور اسی طرح اگر فرض کیجیے۔ آپ کے زمانے میں بھی اس زمین میں یا کسی اور زمین میں یا آسمان میں کوئی نبی ہو۔ تو وہ بھی اس وصف نبوت میں آپ ہی کا محتاج ہوگا۔ اور اس کا سلسلہ نبوت بہرطور آپ پر مختتم ہوگا۔ اور کیوں نہ ہو عمل کا سلسلہ علم پر ختم ہوتا ہے جب علم ممکن بشر ہی ختم ہوگیا۔ تو پھر سلسلہ علم وعمل کیا چلے؟

غرض اختتام اگر بایں معنی تجویز کیا جائے۔ جو میں نے عرض کیا ہے۔ تو آپ کا خاتم ہونا انبیا گذشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہوگا۔ بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو۔ جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔"

(تحذیر الناس صفحہ ۱۳، ۱۴)، پھر نتیجہ اس تمام بحث کا ان الفاظ میں نکالتے ہیں:۔

"ہاں اگر خاتمیت بمعنی اتصافِ ذاتی بوصفِ نبوت لیجیے۔ جیسا اس ہیچمداں نے عرض کیا ہے۔ تو پھر سوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور کسی کو افراد مقصود بالخلق میں سے مماثل نبوی نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء ؑ کی افرادِ خارجی ہی پر آپ صلعم کی افضلیت ثابت نہ ہوگی۔ بلکہ افراد مقدرہ پر بھی آپ کی افضلیت ثابت ہوگی۔ بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو۔ تو پھر خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔"

(تحذیر الناس صفحہ ۲۵)

نوٹ:۔ صفحات کا نمبر اس ایڈیشن کا دیا گیا ہے۔ جو مطبع قاسمی دیوبند کا مطبوعہ ہے۔ اور تحذیر الناس مطبوعہ خیرخواہ سرکار سہارنپور میں آخری عبارت بجائے صفحہ ۲۵ کے صفحہ ۲۸ پر ہے۔ ۔ خادمؔ۔

محمد قاسم صاحب نانوتوی کے نزدیک "خاتم النبیین" کے معنی آخری نبی یا نبیوں کا بند کرنے والا نہیں۔ بلکہ افضل الانبیاء، نبی الانبیاء، "ابوالانبیا" اور "موصوف بوصف نبوت بالذات" کے ہیں۔

(منقول از مکمل تبلیغی احمدیہ پاکٹ بک صفحہ ۶۰ تا ۶۴)

تین نومسلموں کے اسلامی نام

مکرم سردار حمید اللہ خاں صاحب مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھا تھا۔ کہ میرے والد، والدہ اور ہمشیرہ نے مئی ۱۹۵۵ء میں احمدیت قبول کی تھی۔ حضور از راہِ کرم ان کے اسلامی نام تجویز فرما دیں۔ حضور نے ازراہِ شفقت حسب ذیل اسلامی نام تجویز فرمائے ہیں۔

	سابقہ نام	اسلامی نام
(۱)	سردار فقیر سنگھ	سردار سعید احمد خان
(۲)	اندر کور	امۃ اللہ
(۳)	پیاری	عزیزہ

(پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ)

دارالافتاء ربوہ

چند سوال اور انکے جواب

از مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل مفتی سلسلہ احمدیہ

سوال۔ جو لوگ جمعہ کی نماز میں شامل نہ ہو سکیں۔ کیا وہ ظہر کی نماز با جماعت ادا کر سکتے ہیں؟

جواب۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے زمانہ میں ایک شہر میں ایک ہی جگہ جمعہ ہوا کرتا تھا۔ بعد کے علمائے بھی اسی تعامل کو زیادہ پسند کیا ہے۔ سوائے اسکے کہ کوئی خاص عذر ہو۔ اور اس وجہ سے متعدد جگہوں میں جمعہ پڑھنے کی اجازت خلیفۂ وقت یا اس کے قائم کردہ نظام سے حاصل کر لی گئی ہو۔ دراصل شریعت کا منشا یہ ہے کہ جمعہ اجتماعی مظاہرہ کا دن ہے۔ اس لئے جہاں تک ممکن ہو اس دن ایک شہر کے رہنے والے زیادہ سے زیادہ ایک ہی جگہ میں جمع ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ جو لوگ دیر سے پہونچنے کے باعث یا کسی اور وجہ سے جمعہ کی نماز میں شامل نہ ہو سکیں۔ وہ ظہر کی نماز جماعت سے نہ پڑھیں بلکہ چاہیئے کہ منفرداً علیحدہ علیحدہ ظہر کی نماز پڑھ لیں۔ اس حکم میں اس احتیاط کو بھی پیش نظر رکھا گیا ہے۔ کہ لوگ جمعہ کی اہمیت سے غافل نہ ہوں۔ اور اس روز نماز باجماعت کی سہولت انہیں جمعہ کے متعلق تکاسل اور لاپرواہی کے عیوب پیدا کرنے کا باعث نہ بنے۔ اکثر فقہا خصوصاً حنفی ایسی صورت میں ظہر کی نماز با جماعت ادا کرنے کو سخت ناپسند کرتے ہیں۔ اور اسے فتنہ کا دروازہ کھولنے کے مترادف سمجھتے ہیں۔

سوال۔ جمعہ کے دن صفوں کو چیرتے ہوئے آگے جانے کے متعلق اسلام کا کیا حکم ہے؟

جواب۔ گردنوں پر سے پھلانگتے اور صفوں کو چیرتے ہوئے آگے گزرنے کو شریعت نے سخت ناپسند کیا ہے۔ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص آگے جانے کے لئے گردن پھلانگتے ہوئے صفوں میں سے گزرتا ہے وہ گویا جہنم میں پہونچنے کے لئے پل عبور کر رہا ہے۔ (کشف الغمہ جلد ا صفحہ ۲۵۶) یہ ممانعت اس وقت ہے جبکہ امام خطبہ شروع کر دے۔ اس سے پہلے آگے جاکر بیٹھنے کی اجازت ہے۔ گو پسندیدہ یہی ہے کہ سویرے آکر آگے بیٹھنے کی کوشش کی جائے۔ اس سلسلہ میں ان لوگوں کی بھی بہت بڑی ذمہ واری ہے۔ جو بہت پہلے آتے ہیں۔ لیکن اگلی صفوں کو مکمل کرنے کی بجائے پیچھے بیٹھ جاتے ہیں۔ یا درمیان میں فاصلہ چھوڑ کر بیٹھتے ہیں۔ ایسا کرنے سے ایک خرابی تو یہ ہے کہ پیچھے آنے والوں کو آگے بڑھنے کی تحریص ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے پہلے آنے والے ثواب کمانے کی بجائے دوسروں کے لئے ارتکاب گناہ کا محرک بن جاتے ہیں۔ اور اس طرح سے ان کے ساتھ شریک گناہ ہوتے ہیں۔ نیز ایسی حالت میں جب امام نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ تو صفوں کا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔ اور صفیں ٹوٹ جاتی ہیں۔ کوئی صف مکمل ہوتی ہے۔ اور کوئی آدھی حالانکہ شریعت کا حکم یہ ہے کہ پہلی صف کو پہلے مکمل کیا جائے۔ اور اس کے بعد پچھلی صف شروع ہو۔ الغرض ایک معمولی سی فروگزاشت بہت بڑے گناہ کا باعث بن رہی ہے۔ اس لئے بار بار احباب کی توجہ اس طرف مبذول کرائی جائے۔ اور صفوں کو درست کرنے والے ذمہ دار افراد مقرر کر دیے جائیں۔ تاکہ بادنیٰ توجہ لوگوں کو ایک بہت بڑی غلطی سے بچنے کی طرف متوجہ کیا جا سکے۔

سوال۔ ایک شخص سنتیں یا نوافل پڑھ رہا ہے۔ اس اثناء میں جماعت کھڑی ہو گئی ہے۔ اب نماز پڑھنے والا کیا کرے۔

جواب۔ حدیث میں آتا ہے۔

اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا التی اقیمت

(نیل الاوطار جلد ۳ صفحہ ۸۴)

یعنے جب نماز کھڑی کر دی جائے۔ تو پھر اس نماز کے سوا کوئی اور نماز نہ ہوگی۔ اس حدیث کے معنے یہ ہیں کہ اگر جماعت شروع ہو جائے تو پھر انفرادی نماز شروع نہ کی جائے۔ دوسرے درجہ میں وہ نماز جو پہلے سے پڑھ رہا ہے۔ اسے بھی چھوڑ کر فوری طور پر جماعت میں شامل ہو جائے۔ لیکن یہ حکم اس وقت ہے۔ جبکہ وہ جماعت کی صفوں میں شامل ہے۔ کیونکہ اس صورت میں اگر وہ ایک نماز پڑھتا رہا۔ تو جماعت میں عدم شمولیت اور اختلافی شکل اختیار کرنے اور اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنانے... اور اپنی ڈفلی بجانے چلے جانے کا ایک واضح گمان اس کے متعلق پیدا ہوگا نیز اس طرح سے اگر وہ نماز پڑھتا رہے۔ اور دوسرے لوگ نماز با جماعت شروع کر دیں تو نفل ختم کرنے کے بعد جب وہ جماعت میں شامل ہوگا۔ تو اس سے عام طور پر اس صف کا اتصال ٹوٹ جائے گا۔ اور اس اتصال کو قائم رکھنے کے لئے دوسروں کو ایک طرف سرکنا پڑے گا۔ جس کی وجہ سے لوگوں کی توجہ بٹ جائے گی۔ اور ان میں یکسوئی قائم نہیں رہے گی۔ لیکن اگر وہ جماعت کی صفوں سے دور فاصلہ پر نفل پڑھ رہا ہے۔ اور اس کا خیال ہے۔ کہ وہ امام کے پہلی رکعت کے رکوع سے فارغ ہونے سے پہلے پہلے جماعت میں شامل ہو جائے گا۔ تو وہ اپنے نفل مکمل کر لے۔ ورنہ بصورت دیگر نفل چھوڑ کر نماز جماعت میں شامل ہو جائے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے طریق عمل سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مسلک ہے (نیل الاوطار جلد ۳ صفحہ ۸۴) اس بیان سے ظاہر ہے کہ اگر جماعت کے کھڑا ہونے میں تھوڑا وقفہ باقی ہو۔ تو پھر بہتر یہ ہے کہ جماعت کی صفوں سے الگ کافی فاصلہ پر اپنی سنتیں یا نفل شروع کرے تاکہ اگر جماعت کے آغاز کے وقت اس کے نوافل کا کچھ حصہ باقی ہو۔ تو اطمینان سے وہ اس حصہ کو پورا کر سکے۔ اور دوسروں کے لئے بھی توجہ ہٹانے کا موجب نہ بنے۔ یا پھر گھر میں نفل پڑھ کر مسجد آئے۔

سوال۔ مؤذن کی صفات کے متعلق اسلام کی کیا ہدایات ہیں؟

جواب۔ اذان اسلام کا ایک اہم شعار ہے۔ اس کی تعظیم مطابق آیت کریمہ ومن یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب۔ ایک متقی سوسائٹی کے فرائض میں شامل ہے۔ اس غرض کے حاصل کرنے کے لئے اسلام کی ہدایت یہ ہے۔ کہ مؤذن بلند آواز اور خوش الحان ہو صاحب علم اور مسائل دینی سے واقف ہو۔ پابند صوم وصلوٰۃ اور سوسائٹی کا معزز فرد ہو۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ فرمایا۔ اگر مجھ پر خلافت کا بار نہ ہوتا۔ اور اس کی مصروفیات میرے وقت پر حاوی نہ ہوتیں۔ تو میں مسجد نبوی کا مؤذن ہوتا

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بار فرمایا۔ مسلمانوں کے ادبار کی علامات میں سے ایک علامت یہ بھی ہوگی۔ کہ مساجد کے مؤذن ادنیٰ اور کم علم لوگ ہوں گے۔ یہ ایک انذار ہے۔ جس سے بچنے کے لئے مسلمانوں کو توجہ دلائی گئی ہے۔ حضور کا یہ بھی ارشاد ہے۔ کہ مؤذن امام نہ بنے۔ بلکہ وہ اقامت کہے اور دوسرا عالم باعمل مسلمان نماز پڑھائے۔ (کشف الغمہ ۱۲۷-۱۳۱)

سوال۔ جمعہ کے دن مسجد میں بکثرت اعلان کئے جاتے ہیں۔ جس سے نماز پڑھنے وا

نحن انصار اللہ

از مکرم جناب مولوی ظفر محمد صاحب ظفرؔ پروفیسر جامعہ احمدیہ

ہم ہیں انصار اللہ ——— شاہد رہ تو اللہ
عہد ہے اپنا واللہ ——— ہم ہیں انصار اللہ
نحن انصار اللہ

حق نے جو برسائی ——— نعمت ہم نے پائی
ہم ہیں بھائی بھائی ——— ہم ہیں انصار اللہ
نحن انصار اللہ

چھوڑے ہم نے دھندے ——— توڑے ہم نے پھندے
ہم ہیں اسکے بندے ——— ہم ہیں انصار اللہ
نحن انصار اللہ

آیا احمد ہادی ——— بگڑی بات بنا دی
ہم اس کے امدادی ——— ہم ہیں انصار اللہ
نحن انصار اللہ

ہم ہیں قول کے پکّے ——— ہم ہیں بات کے سچّے
کام ہمارے اچھے ——— ہم ہیں انصار اللہ
نحن انصار اللہ

ہم ہیں حق کے حامی ——— باطل کی ناکامی
نام ہو یا بدنامی ——— ہم ہیں انصار اللہ
نحن انصار اللہ

جائینگے ہم گھر گھر ——— دستک دیں گے دردر
پھول پڑیں یا پتھر ——— ہم ہیں انصار اللہ

نحن انصار اللہ

پروگرام جلسہ سالانہ (خواتین)

۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۵۵ء

پیر — منگل — بدھ

پہلا دن	پہلا اجلاس	۲۶ دسمبر	بروز اتوار

وقت	موضوع تقریر	نام مقرر
۹-۱۵ تا ۹-۲۵	تلاوت قرآن کریم و نظم	از جلسہ گاہ مردانہ
۹-۲۵ تا ۱۰-۱۵	افتتاحی تقریر و دعا	سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
۱۰-۱۵ تا ۱۱-۰۰	ذکر حبیبؑ	چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے (از جلسہ گاہ مردانہ)
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۲۵	اسلام اور کمیونزم	مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم۔ اے (از جلسہ گاہ مردانہ)

دوسرا اجلاس

وقت	موضوع تقریر	نام مقرر
۱-۲۵ تا ۲-۰۰	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۲-۰۰ تا ۲-۲۵	حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ اسلام کیلئے کون کونسے ذرائع اختیار کئے	مکرمہ نصیرہ نزہت صاحبہ اہلیہ حافظ بشیر الدین صاحب مبلغ مشرقی افریقہ
۲-۲۵ تا ۲-۵۰	تقریر	صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ
۲-۵۰ تا ۳-۰۰	نظم	
۳-۰۰ تا ۳-۳۰	اخلاق فاضلہ کی حقیقت	مکرمہ امۃ المجید صاحبہ ایم۔ اے

دوسرا دن	پہلا اجلاس	۲۷ دسمبر	بروز منگل

وقت	موضوع تقریر	نام مقرر
۹-۱۵ تا ۹-۳۰	تلاوت قرآن کریم و نظم	از جلسہ گاہ مردانہ
۹-۳۰ تا ۱۰-۱۵	تحریک جدید کے بیرونی مشنوں کے حالات	صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب (از جلسہ گاہ مردانہ)
۱۰-۱۵ تا ۱۱-۰۰	عقائد احمدیت پر اعتراضات کے جوابات	ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم ایڈووکیٹ (" ")
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۱۵	نظم و وقفہ برائے اعلانات	
۱۱-۱۵ تا ۱۱-۲۵	لقد کان فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ	مکرمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ عمر ایم۔ اے

دوسرا اجلاس

وقت	موضوع تقریر
۲ بجے سے	تقریر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز (از جلسہ گاہ مردانہ)

۲۷ر ۲۸ دسمبر کی درمیانی شب بوقت ساڑھے سات بجے لجنہ اماء اللہ کی شوریٰ ہوگی

تیسرا دن	پہلا اجلاس	۲۸ دسمبر	بروز بدھ

وقت	موضوع تقریر	نام مقرر
۹-۱۵ تا ۹-۳۰	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹-۳۰ تا ۹-۵۵	تقریر	مکرمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ
۹-۵۵ تا ۱۰-۲۰	لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی مساعی	مکرمہ امۃ اللہ خورشید صاحبہ
۱۰-۲۰ تا ۱۱-۰۰	مغرب اور اسلام	چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب (از جلسہ گاہ مردانہ)
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۲۰	نظم	
۱۱-۲۰ تا ۱۱-۲۵	عورت کا مستقبل اسلامی ہدایات کی روشنی میں	مکرمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ اہلیہ ملک سیف الرحمٰن صاحب

دوسرا اجلاس بعد نماز ظہر و عصر

وقت	موضوع تقریر	
۱-۲۵ تا ۲-۰۰	تلاوت قرآن کریم و نظم	از جلسہ گاہ مردانہ
۲-۰۰ سے	تقریر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز	

نوٹ:- پروگرام میں تبدیلی صرف جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی اجازت سے ہو سکتی ہے۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ۔ ربوہ

کی توجہ قائم نہیں رہتی۔ اس کے متعلق اسلام کی کیا ہدایت ہے۔

جواب۔ مسجد اللہ تعالےٰ کا گھر اور اس کی عبادت کی جگہ ہے۔ اس کے ساتھ ہی وہ مسلمانوں کی قومی تنظیم گاہ بھی ہے۔ اسلئے تنظیم سے تعلق رکھنے والے اعلانات کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اور نہ ہی علی الاطلاق ان کی مخالفت کا فتویٰ دیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ اقدمیت نماز۔ ذکر الٰہی اور عبادت کو ہی حاصل ہے۔ اور اس میں خلل انداز ہونے والے امور پسند نہیں کئے جا سکتے۔ جن اعلانات سے نمازی کی توجہ بٹے اور وہ اطمینان سے نماز ادا نہ کر سکے۔ وہ اعلانات لازماً اغراض مساجد کی روح کے خلاف ہیں۔ اور اس کا تدارک ہونا چاہیئے۔ اور ایسی تنظیم ممکن ہے کہ اعلانات ذمہ وار شخصیت کے ملاحظہ اور اجازت کے بعد کئے جائیں۔ اور ان کے لئے خاص وقت مقرر کر دیا جائے۔ جس کی اطلاع ہر ایک کو پہلے سے ہو تاکہ اس مختصر اور محدود وقت میں کوئی نماز شروع نہ کرے نیز نماز باجماعت ختم ہونے کے بعد ذکر الٰہی کرنے اور سنن پڑھنے کی ہدایت ہے۔ اسلئے ایسے وقت میں سوائے خاص اہمیت کے ایک آدھ اعلان کے زیادہ اعلانات نہیں کئے جاتے چاہئیں۔ حدیث میں آیا ہے جنبوا مساجدکم رفع اصواتکم۔ یعنی مساجد میں آواز بلند کرنے اور شور ڈالنے سے بچو۔ اس کی حکمت یہی ہے کہ ایسا کرنے سے نماز میں خلل پڑتا ہے۔ بہر حال توازن اور اعتدال ہر صورت میں ضروری ہے۔ اس لئے ایسا انتظام کیا جائے کہ لوگوں کی نمازیں بھی خراب نہ ہوں۔ اور قومی ضروریات اور جماعتی ہدایات سے بھی لوگ ناواقف نہ رہیں۔ سابقہ ائمہ میں سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے تمام ضرورت سے تعلق رکھنے والے امور کے بارہ میں اعلان کرنے کی اجازت دی ہے۔ اور امام مالکؒ اسے مکروہ سمجھتے ہیں۔

نیل الاوطار صفحہ ۱۲۴-۱۵۷ جلد ۲

درخواست دعا

مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے ایڈیٹر اخبار بدر قادیان کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ انہیں ناک سے خون نکلنے کی تکلیف ہے۔ جس سے دماغی اور جسمانی کمزوری بڑھتی جا رہی ہے۔ اور آنکھوں پر بھی اس کا اثر ہے۔

احباب درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مکرم ملک صاحب موصوف کو صحت کاملہ عطا فرمائے آمین۔

ضلع کانگڑہ کا ۱۹۰۵ء والا زلزلہ

اور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان

(از مرزا معظم بیگ صاحب کوئٹہ)

اخبار الفضل مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۵۵ء میں زلزلہ کانگڑہ کے متعلق ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ چونکہ یہ خاکسار بھی اس زلزلہ کے وقت مولا کریم کی خاص اور معجزانہ حفاظت سے دو منزلہ مکان کے نیچے دب کر بچا تھا۔ اور اس تمام واقعہ کا عینی شاہد ہے۔ اس لئے میں اپنے خاندان اور دوسرے تمام احمدیوں کے اس تباہی سے محفوظ رہنے کے واقعات اور اس زلزلہ کے کسی قدر تفصیلی حالات احباب کی دلچسپی کے لئے لکھنا چاہتا ہوں۔ مرزا رحیم بیگ صاحب مرحوم و مغفور جن کا ذکر مذکورہ بالا مضمون میں آیا ہے۔ ضلع بھر میں سب سے پہلے خوش نصیب تھے۔ جن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھنے اور ان پر ایمان لانے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔ وہ کہا کرتے تھے۔ کہ ان کو کانگڑہ کے ایک مجذوب بزرگ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعویٰ مسیح موعود سے بہت پہلے ان کی پشت پر ہاتھ مار کر کہا کرتے تھے۔ کہ "مرزا سلامت رہو خوش ہو کہ مہدی مغلوں میں پیدا ہو گیا ہے اور دریائے بیاس کے کنارے امام مہدی ظاہر ہوں گے۔"

مرزا صاحب میرے رشتہ میں تایا ہونے کے علاوہ سگے پھوپھا بھی تھے۔ میری والدہ صاحبہ میری صغر سنی یعنی سال سوا سال کی عمر میں انتقال فرما گئی تھیں۔ میری پرورش اور پرداخت انہی کے گھر میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس نیکی کا بہترین بدلہ عطا کرے۔ سب سے بڑھ کر ان کا ہم پر یہ احسان ہے۔ کہ احمدیت کی نعمت ہمارے خاندان میں بلکہ ضلع بھر میں عرفت انہی کی بدولت پہنچی۔ اللہ تعالیٰ ان کی روح کو اس کے بدلہ میں ثواب جاریہ سے سرفراز فرماتا رہے آمین۔

مرزا صاحب موصوف ۱۸۹۶ء میں (یہی سال میری پیدائش کا بھی ہے) اپنی ایک رشتہ کی بہن کو ہمراہ لے کر حضرت حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضؓ سے علاج کروانے کے لئے حسن اتفاق سے قادیان تشریف لے گئے۔ اور ان کا علاج کروانے کے بعد وطن واپس ہوئے۔ وہیں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بھی بیعت کر لی۔ اور اس طرح انہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صحابی ہونے کا شرف حاصل ہو گیا۔ میری ان پھوپھی صاحبہ نے خاندان میں سب سے لمبی عمر پائی۔ اور اب تک زندہ موجود ہیں۔ مگر افسوس کہ احمدیت کی نعمت سے محروم ہیں۔

مرزا صاحب موصوف کے سلسلہ حقہ میں داخل ہونے کے دوسرے سال ان کے ہم زلف مکرم معظم شہامد خاں صاحب ساکن نادون ضلع کانگڑہ (والد بزرگوار خانصاحب ڈاکٹر مطلوب خاں صاحب شہید سال ۱۹۴۷ء) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت سے مشرف ہوئے۔ پالم پور کے جس صاحب کا ذکر متذکرہ بالا مضمون میں آیا ہے۔ وہ مرزا صاحب موصوف کے داماد عبدالمجید خاں صاحب ساکن پالم پور ضلع کانگڑہ تھے۔ گویا یہ تیسرا گھرانہ تھا۔ جس میں مرزا صاحب محترم کے ذریعہ احمدیت پہنچی۔ آپ کو تبلیغ احمدیت کا ایک خاص جوش تھا۔ قادیان کی اخبارات بدر اور الحکم وغیرہ سب آپ منگواتے تھے۔ اور روزانہ جب تک ان کے چیدہ چیدہ مضامین مختلف دکانوں اور دوسری جگہوں پر بیٹھ کر لوگوں کو نہ سنا لیتے۔ آپ کو چین نہ آتا۔ آپ کے پاس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قریباً تمام کتب کا ذخیرہ تھا۔ چند ایک اور دوست بھی ان کی تبلیغ سے داخل سلسلہ ہو کر ہدایت پا گئے۔

مغلوں کے زوال اور انگریزوں کے تسلط کے درمیانی زمانہ میں مغلوں کے ایک پردیسی خاندان نے ہمارے دادا صاحب کے وقت پنجاب میں سکھوں کے ظلم و تشدد سے تنگ آ کر اس ضلع میں پناہ لی۔ دھرم سالہ میں زلزلہ کے وقت ہمارے قریباً آدھ درجن گھرانے سکونت رکھتے تھے۔ اور سب کافی رسوخ کے مالک تھے، کیونکہ دادا صاحب مرحوم نے کوتوال شہر اور بعد ازاں پولیس کے اعلیٰ افسر ہونے کی حیثیت میں بڑی خدمات سرانجام دی تھیں۔ اور اس طرح بہت عزت و وقار حاصل کیا تھا۔ اس جگہ کے افسر ہمیں کانگڑہ کے Land Lords کہا کرتے تھے۔ شہر کانگڑہ۔ پالم پور۔ نادون اور ڈلہوزی وغیرہ میں بھی ہمارے رشتہ دار آباد تھے۔ احمدی گھر صرف متذکرہ بالا دو گھر نادون اور پالم پور کے ہمارے اکیلے گھر دھرم سالہ کے علاوہ تھے۔ دھرم سالہ کے سب رشتہ دار احمدیت کے سبب ہم سے پرخاش رکھا کرتے تھے۔ مخالفت کی وجہ سے بزرگوارم مرزا صاحب پر مختلف انواع کے مقدمات اکثر دائر رہا کرتے تھے۔ جن میں سے قابل ذکر ایک مقدمہ قتل عمد زلزلہ سے کچھ مدت قبل چل رہا تھا۔ مرزا صاحب کی اس مقدمہ میں بہت سی پیشیاں گزر چکی تھیں اور فیصلہ کی تاریخ ۴ اپریل ۱۹۰۵ء (زلزلہ کا دن) مقرر ہو چکی تھی۔ محترم مرزا صاحب اس مقدمہ میں بریت کے لئے حضرت اقدس کی خدمت بابرکت میں لگاتار دعا کی درخواست پوسٹ کر دیتے تھے۔ ان درخواستوں کا جواب باقاعدہ قادیان سے موصول ہوتا۔ آخری خط حضرت اقدس کے دست مبارک کا لکھا ہوا زلزلہ سے ایک دو روز قبل ہی آیا تھا۔ جو جناب مرزا صاحب کی نہایت ہی درد انگیز درخواست کا جواب تھا۔ اور جس میں لکھا تھا۔ کہ "ہم دعا کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے آپ کو بری فرمائیگا۔"

یہ مشہور زلزلہ ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ؎

سونے والو جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے
جو خبر دی وحی حق نے اس سے دل بیتاب ہے

والی نظم کے مطابق علی الصبح آیا۔ میری عمر اس وقت نو سال کے قریب تھی۔ مجھے اس واقعہ کی ایک ایک بات آج تک خوب اچھی طرح یاد ہے۔ کہ کس طرح ہم سوئے ہوئے دب گئے۔ کتنی دیر مدفون رہے۔ اور اس عرصہ میں ہم پر کیا کیا گذری۔ اور کیا کیا باتیں ملبے کے نیچے دبے ہوئے ہمارے درمیان ہوئیں۔ کس طرح چیخ و پکار کرتے رہے۔ اور کتنی دیر بعد اور کس طرح میرے ہمراہ دبے ہوئے مرزا صاحب موصوف اور ان کی اہلیہ محترمہ دونوں کی آوازیں قریباً دو گھنٹے کے بعد زلزلہ کے دوسرے زبردست جھٹکے سے کمرے کے درمیانی ستونوں کا ملبہ ان پر گرنے سے بند ہو گئیں۔ مجھے ایک سوراخ سے ہوا پہنچتی رہی۔ اور مجھ پر اتنا بوجھ بھی نہ پڑا۔ اس لئے میرے ہوش قائم رہے۔ ہم قریباً تین ساڑھے تین گھنٹے کے بعد پولیس کے آدمیوں کے ذریعہ نکالے گئے۔ جو ہمارے ملحقہ مکان میں دبے ہوئے تھانہ دار کو نکالنے کے لئے نزدیک کے تھانہ سے آئے تھے۔ تھانہ دار تو معہ اپنے خاندان کے پندرہ بیس فٹ گہرے ملبہ میں تھا۔ اس کو تو وہ نکال نہ سکے مگر میری سوتیلی والدہ جو اوپر کی منزل پر سوئی ہوئی تھیں۔ اور دبنے سے بچ گئی تھیں۔ ان کی فریاد پر ان لوگوں نے ہم تینوں کو نکالا۔ مرزا صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ دونوں کو بیہوشی کی حالت میں نکالا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ کی نصرت خاص سے گویا کہ وہ مر کر دوبارہ زندہ ہوئے۔ اس گھر میں (۱) خاکسار (۲) مرزا رحیم بیگ صاحب (۳) ان کی اہلیہ محترمہ (۴) میری سوتیلی والدہ صاحبہ اور (۵) ان کی والدہ بزرگوار اور (۶) ہمارا ایک نومسلم خادم کل چھ کس تھے۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے سب کے سب زندہ نکلے۔ نومسلم خادم تو بہت گہرائی میں مکان اور دکانوں کے ملبہ کے نیچے بہت بری طرح دبا ہوا تھا۔ ہم سب کے نکل جانے کے بعد زلزلہ سے پانچ چھ گھنٹے کے بعد اسے بہت بری طرح زخمی اور نیم جاں حالت میں نکالا گیا۔ وہ بعد ازاں ٹھیک ہو کر کافی عرصہ زندہ رہا۔

ہمارے خاندان کے مندرجہ بالا مختلف گھروں میں کل چودہ کس مرد و زن خورد سال بچوں کے علاوہ زلزلہ میں کام آئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان سب کو اسی روز نکالا گیا۔ اس رات جو لوگ محفوظ رہے۔ نہایت خوف و ہراس کی حالت میں منہدم شہر دھرم سالہ سے کچھ فاصلہ پر قبرستان کے میدان میں کھلے آسمان کے نیچے ڈیرہ ڈالے رہے۔

تمام دن اور رات بھر بلکہ اس کے بعد تین چار روز تک ہر گھنٹہ دو گھنٹے کے وقفہ کے بعد زلزلے کے جھٹکے آتے رہے۔ پہاڑوں کی اونچی چوٹیاں گرتیں۔ اور اکثر جگہ سے زمین شق اور زیر و زبر ہوتی۔ جو سب دیکھنے والوں کے لئے سخت دل دہلا دینے والا نظارہ تھا۔ ہر بار زلزلہ کے ساتھ زمین کے اندر سے ایک ہیبت ناک گھڑگھڑاہٹ پیدا ہوتی۔ اور زمین اس طرح ہلائی جاتی۔ جیسے پانی پر تختہ حرکت کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اس گونج میں نہایت مہیب آواز سنائی دیتی۔ اس وقت سب چھوٹے بڑے۔ زن و مرد کلمہ شہادت اور درود شریف باآواز بلند پڑھتے۔ اور تکبیریں کہتے۔ ہندو بھی رام رام کے علاوہ بیخودی کے عالم میں ہمارے ساتھ مل کر کلمہ شہادت پڑھتے۔ اور تکبیریں بلند کرتے۔ پہلی رات سخت گھبراہٹ میں گذری۔ معلوم ہوتا تھا۔ کہ قیامت برپا ہونے والی ہے۔ کھانا پینا۔ نیند اور آرام سب کو بھولا ہوا تھا۔ دوسرے دن صبح ہوتے ہی ان مُردوں کو جو پہلے روز نکال کر لائے گئے تھے۔ ٹھکانے لگانا ضروری خیال کیا گیا۔ کھانے پینے کو اس وقت تک کسی کو کچھ بھی میسر نہ آیا تھا۔ سب چھوٹے بڑوں کی حالت فاقہ اور خوف سے نیم مُردوں کی سی ہو گئی ہوئی تھی۔ آخر نوجوانوں نے ہمت کر کے گھاس کی جڑیں منہ میں چباتے ہوئے گڑھے کھودے۔ اور اس قسم کی ایک ایک قبر میں دو دو تین تین لاشیں ڈال کر سپرد خاک کر دی گئیں۔ اس ضروری کام سے فراغت پا کر کچھ لوگ منہدم شہر میں خوراک کی تلاش میں آئے۔ اور مٹی پتھر ملا ہوا غلہ گندم جو چنے اور چاول جو کچھ کسی کے ہاتھ آیا۔ نکال کر لایا۔ اور ایک آدھ برتن جو کسی کو ملا۔ اس میں یہ دانے ابالے گئے۔ اور اس طرح غذا کا انتظام کیا گیا۔ یہ سلسلہ ایک ہفتہ تک جاری رہا۔ چونکہ رسل و رسائل کے تمام ذرائع منقطع ہو چکے تھے۔ اس لئے اس آفت کی اطلاعیں پنجاب کے شہروں میں بھاگ کر یا پیادہ جانے والے لوگوں کے ذریعہ تیسرے چوتھے دن پہنچیں۔ ساتویں آٹھویں روز سرکاری ریلیف کا کام شروع ہوا۔ اور راشن وغیرہ ملنے لگا۔

زلزلہ کے تیسرے یا چوتھے روز ایک اور آفت نمودار ہوئی۔ دوپہر کے بعد مختلف رنگوں کے خوفناک

(باقی صفحہ ۸ پر)

ایک زمیندارہ جماعت کا قابلِ رشک طریقِ عمل

باندھی سندھ کی ایک چھوٹی سی زمیندارہ جماعت ہے۔ اس کے صدر رئیس حاجی عبد الرحمن صاحب ۹/۱۴/۳۱۰۶ کا بنک ڈرافٹ حضور میں پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

حضور! جماعت باندھی ایک چھوٹی سی زمیندارہ جماعت ہے۔ حضور کی دعاؤں کے طفیل تین سال سے تحریک جدید کا چندہ نقد وعدے کے ساتھ ہی پیش کر رہی ہے۔ اس سال جماعت کی خواہش تھی کہ نومبر کے اعلان سے پہلے ۱۹۵۶ء کا چندہ تحریک جدید حضرت اقدس کے حضور پیش کر دیا جائے۔ اور درخواست کی جائے کہ حضور اس چھوٹی سی جماعت . . . . . کے لئے ازراہ شفقت دعا فرمائیں۔

خاکسار نے چندہ کی ادائیگی کی یہ صورت مقرر کی ہے۔ جو شخص تحریک جدید کا چندہ یکمشت نہیں ادا کر سکتا وہ خاکسار سے پیشگی لے لے اور پھر آہستہ آہستہ تنخواہ و زمیندارہ آمد سے ادا کر دے۔ اسی طرح کئی دوست کرتے ہیں۔ اور حضور! تحریک جدید کا چندہ بر وقت ادا ہو سکتا ہے۔

یہ پیش ہونے پر حضور نے اظہار خوشنودی اور منظوری عطا فرماتے ہوئے فرمایا:۔

"جزاھم اللہ احسن الجزا۔ آپ کا طریق ہمیشہ امور معاملہ میں قابل رشک رہا ہے۔ خدا کرے آپ کے ذریعہ وہاں جماعت بھی بڑھے اور بارسوخ حلقہ میں ترقی کرے تا سندھ میں بھی ایک زبردست جماعت ہو جائے۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد اور جماعت باندھی کی فہرست جس میں اکثر احباب نے اپنے ساتھ اپنے اہل و عیال کو شامل کیا ہے جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا عین منشا ہے شائع کرنا مناسب ہے ہر زمیندار جماعت اور شہری جماعت بھی اپنے وعدے کے ساتھ اپنے اہل و عیال کو بھی شامل کرے۔

خصوصیت سے وہ نہری جماعتوں کا حلقہ جو علاقہ بار کہلاتا ہے۔ مثلاً سندھ۔ بہاولپور۔ ملتان۔ منٹگمری۔ لائلپور۔ سرگودھا۔ شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ وغیرہ کی زمیندار جماعتیں اپنے وعدوں کے ساتھ اپنے اہل و عیال کو شامل کریں اور ساتھ ہی یہ بھی کوشش کریں۔ اس فصل کپاس نوریہ وغیرہ سے ان کا وعدہ بھی معہ بقایا پورا ادا ہو جائے۔ اگر وہ پختہ ارادہ کر لیں تو یہ ادائیگی آخری فروری تک ہو سکتی ہے اور ان کی یہ ادائیگی سابقون الاولون بھی کہلائے گی۔ جماعت باندھی کی فہرست درج ذیل ہے۔

نام	رقم
رئیس حاجی عبد الرحمن صاحب صدر	۵۶۰-۰-۰
اہلیہ صاحبہ 〃 〃	۳/۰-۰-۰
آسیہ صاحبہ بنت 〃 〃	۱۱۰-۰-۰
زینب صاحبہ 〃 〃 〃	۱۱۰-۰-۰
سلمیٰ صاحبہ 〃 〃 〃	۵۵/-/-
عبد اللہ صاحب ولد محمد مقیم صاحب	۱۶۰-۰-۰
عبد القادر صاحب 〃	۱۶۰-۰-۰
والدہ صاحبہ عبد القادر صاحب	۶۰/-/-
میاں عبد الستار صاحب	۵۶۰-۰-۰
رئیس عبد الحمید صاحب	۱۵۷-۰-۰
محمد مقیم صاحب ولد 〃	۵-۸-۰
عبد الغنی صاحب 〃	۵-۸-۰
غلام اکبر صاحب 〃	۵-۸
سکینہ صاحبہ 〃	۵-۸
اہلیہ صاحبہ اول عبد الحمید صاحب	۱۰-۸-۰
اہلیہ صاحبہ ثانی 〃	۱۰-۸-۰
سید علی اکبر شاہ صاحب	۲۲-۰-۰
میاں محمد رفیق صاحب	۱۲-۰-۰
میاں فقیر محمد صاحب	۱۳-۰-۰
میاں محمد صادق صاحب	۱۲-۰-۰
میاں غلام نبی صاحب	۶-۴-۰
اہلیہ صاحبہ 〃	۵-۴-۰
دختر 〃	۵-۱۱-۰
ملک عبد الرحمن صاحب	۱۲-۶-۰
میاں محمد رفیع صاحب	۸-۰-۰
میاں شہاب الدین صاحب	۶-۰-۰

نام	رقم
میاں امام الدین صاحب	۲۱-۸-۰
اہلیہ صاحبہ 〃	۵-۴-۰
میاں محمد شفیع صاحب	۵-۴-۰
میاں موسیٰ خان صاحب	۸-۰-۰
اہلیہ صاحبہ 〃	۶-۰-۰
چوہدری محمد علی خان صاحب	۳۶۵-۰-۰
میاں محمد ادریس صاحب	۵-۰-۰
میاں نیک محمد صاحب	۸-۰-۰
میاں محمد الدین صاحب	۱۲-۰-۰
میاں بشیر احمد صاحب	۵-۰-۰
میاں منیر احمد صاحب	۵-۰-۰
میاں نور احمد صاحب	۵-۰-۰
میاں نذیر احمد صاحب	۵-۰-۰
میاں غلام حسن صاحب	۱۰/-۴-۰
دلاور خان صاحب 〃	۱۰-۴-۰
انور خان 〃 〃	۱۰-۴-۰
اہلیہ صاحبہ 〃 〃	۱۰-۴-۰

احباب کو یہ بھی یاد رہے کہ جن جماعتوں کے وعدوں کا بڑا حصہ یا سالم وعدے ۷ دسمبر تک آ جائیں گے اور حضور سے منظور ہو جائیں گے۔ ان کے کارکنان کے نام جنہوں نے وعدے لینے میں جدوجہد کی ہے۔ ۷ دسمبر کو حضور میں دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

قافلہ قادیان کے متعلق نہایت ضروری اعلان

خواہشمند احباب اپنی درخواستیں بھجوا دیں

جن دوستوں کے پاس ہندوستان کا پاسپورٹ موجود ہو اور وہ قافلہ قادیان میں شامل ہونا چاہیں تو وہ اپنا پاسپورٹ معہ تین عدد پاسپورٹ سائز فوٹوؤں کے دفتر ہذا میں ۱۰ دسمبر ۱۹۵۵ء سے پہلے پہلے بھجوا دیں تا کہ ان کے ویزا کا انتظام کیا جا سکے جن دوستوں کے پاسپورٹ دفتر ہذا میں پہلے سے محفوظ ہیں ان کو صرف تین عدد پاسپورٹ سائز فوٹو بھجوانے ہوں گے۔ اس وقت قافلہ کی درخواستوں میں گنجائش ہے۔ اس لئے ایسی درخواستوں کا دفتر ۱۲/۵ د ۱۰ تک منتظر رہے گا۔ خواہشمند احباب فوری توجہ کر کے بواپسی اطلاع دیں۔ اور قادیان کی زیارت حاصل کر کے ثواب حاصل کریں!

خاکسار مرزا عزیز احمد ایم۔ اے انچارج دفتر حفاظت مرکز ربوہ

روزنامہ الفضل کے مشرقی پاکستان کے خریداروں سے
ضروری گذارش

اخبار الفضل جب تک لاہور سے شائع ہوتا تھا مشرقی پاکستان کے لئے بھی ایک پیسہ کا ٹکٹ لگا کر پوسٹ کیا جاتا تھا۔ لیکن ربوہ آنے کے کچھ عرصہ بعد سب پوسٹ ماسٹر ربوہ نے مطالبہ کیا کہ اس پر ایک پیسہ کی بجائے ایک آنہ کا ٹکٹ لگایا جائے۔ اور ایک پیسہ کے ٹکٹ والے پرچے بیرنگ کرنا شروع کر دیئے۔ جن میں سے بعض بے رنگ پرچے دفتر الفضل کو واپس آتے رہے۔ اور زائد محصول ادا کر کے وصول کئے جاتے رہے۔ یہ تمام پرچے دفتر الفضل میں محفوظ ہیں۔

الفضل کے خریداروں کی تکالیف کے پیش نظر پرچہ ایک آنہ کا ٹکٹ لگا کر پوسٹ کرنا شروع کر دیا گیا اور ساتھ ہی اس بارہ میں افسران بالا سے خط و کتابت شروع کر دی گئی۔ چنانچہ اب افسران بالا نے اس بات کو تسلیم کر لیا ہے کہ یہ مطالبہ غلط تھا۔ اور ایسٹ پاکستان میں بھی ایک پیسہ کے ٹکٹ پر ہی اخبار جانا چاہیئے تھا۔

اب اس کی تحقیقات شروع ہو رہی ہے۔ اس لئے مشرقی پاکستان کے الفضل کے خریداروں سے درخواست ہے کہ انہوں نے اس سلسلہ میں جتنے بھی **بیرنگ پرچے** وصول کئے ہوں وہ براہ کرم جلد مطلع فرمائیں۔ — مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ

اعلان دار القضاء

مکرم صوفی مطیع الرحمن صاحب بنگالی ایم اے مرحوم سابق ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) کے ورثاء (امۃ الرحیم عطیہ صاحبہ بیوہ۔ الطاف الرحمن صاحب اختر ابن خلیل الرحمن صاحب ابن۔ امۃ المنان قدسیہ صاحبہ بنت، امۃ الہادی زکیہ صاحبہ بنت۔ امۃ الکریم رفیعہ صاحبہ بنت۔ امۃ النصیر صاحبہ بنت) کی طرف سے صوفی صاحب مرحوم کا ترکہ دلانے کی درخواست آئی ہے۔ اگر کوئی اور وارث یا کوئی قرضخواہ ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دیں ورنہ بعد میں کوئی عذر مسموع نہ ہوگا۔ اور مذکورہ بالا ورثاء میں حسب شریعت مرحوم کا ترکہ تقسیم کر دیا جائے گا۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

درخواستہائے دعاء

(۱) میرے بڑے بھائی مکرم ماسٹر محمد حسن صاحب صاحب فراش ہیں۔ احباب کرام درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اخی المحترم کو صحت عطا فرمائے آمین۔ احمد حسن

(۲) میرا چھوٹا بچہ اور اس کی نانی ہر دو بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ عبد الحمید خاں شوقی بورسٹل جیل لاہور

(۳) میرا لڑکا مقبول احمد بعارضہ بخار ٹائیفائڈ بیمار ہے اور بہت کمزور ہو گیا ہے احباب اس کی صحت کاملہ کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ عبد العزیز ٹیلر ماسٹر اسلام آباد گوجرانوالہ

ڈیورنڈ لائن!

یوں تو ڈیورنڈ لائن کو کافی عرصہ سے بین الاقوامی شہرت حاصل ہے۔ لیکن قیام پاکستان کے بعد اس کی اہمیت میں مزید اضافہ ہو گیا ہے کیونکہ اب یہ ہندوستان اور افغانستان کے کے بجائے پاکستان اور افغانستان کے درمیان حد فاصل کا کام دیتی ہے۔ اس لائن کے اس پار (پاکستانی جانب) سرحد اور بلوچستان کے قبائل آباد ہیں جن کی مجموعی تعداد افغانستان کی کل آبادی سے اگر زیادہ نہیں تو کم بھی نہیں۔ پاکستان سے پہلے یہ قبائل اگر ایک طرف انگریزی حکومت کے خلاف لڑائی جاری رکھتے تھے تو دوسری طرف کابل کی شاہی حکومت کے بھی حامی نہ تھے۔ بلکہ افغانستان کی حکومت ان کے پے در پے حملوں سے ہر وقت پریشان رہتی تھی اور ان کی فوجی اور سیاسی اہمیت اس وقت بھی دنیا میں مسلّم تھی۔

امیر عبدالرحمن خاں والئ کابل نے خیبر اور بلوچستان کے قبائل کو زیر نگیں کرنے کی حتی الوسع کوشش کی۔ لیکن جب وہ ہمت ہار بیٹھے تو انہوں نے خود انگریزوں سے درخواست کی کہ انہیں ان قبائلیوں کے حملوں سے نجات دلائی جائے اور افغانستان کی حدود کا تعین کیا جائے اور اس وقت افغانستان میں اس قدر افراتفری تھی کہ امیر کابل کو اپنے ملک کی حدود تک کا علم نہ تھا۔ چنانچہ اگست ۱۸۹۳ء میں برطانیہ کے اس وقت کے وزیر خارجہ سر مور ٹیمر ڈیورنڈ کی زیر سرکردگی ایک کمیشن کابل آیا جہاں اس نے امیر عبدالرحمٰن خاں اور قبائلی نمائندوں سے ملاقات کی اور ان سرحدوں کا تعین اس لائن کے ذریعے کیا گیا جو ڈیورنڈ لائن کے نام سے مشہور ہے۔

۱۲ دسمبر ۱۸۹۳ء کو یعنی آج سے ۶۲ سال پہلے امیر عبدالرحمٰن خاں اور سر مور ٹیمر ڈیورنڈ نے افغانستان کی مشرقی سرحدات کے تعین کے عہد نامے پر دستخط کر کے افغانستان اور ہندوستان کی حدود کو آخری اور قطعی شکل دے دی۔ اس عہد نامے کو افغانستان ... [illegible] ... کے مختلف علاقوں کے نمائندہ اکابر کے علاوہ قبائلی نمائندوں نے بھی تسلیم کیا۔ اس کے بعد ۱۳ نومبر ۱۸۹۳ء کو کابل کے سلام خانے میں ایک عمومی دربار منعقد ہوا جس میں حکومت کابل کے تمام سول اور فوجی حکام کے علاوہ امیر عبدالرحمٰن خان اور ان کے دو لڑکے بھی موجود تھے۔ افغانستان کے مختلف قبائل کے نمائندہ اکابر نے بھی اس دربار میں شرکت کی۔ امیر عبدالرحمٰن نے اس عہد نامے کی تفاصیل بیان کرنے کے بعد خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس تنازعہ کا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو گیا جو غلط فہمیوں اور لڑائی جھگڑوں کا باعث بنا رہتا تھا۔

ڈیورنڈ لائن کے اس معاہدے کی رو سے یہ طے پایا تھا کہ افغان گورنمنٹ کو ڈیورنڈ لائن کے اس پار کے علاقوں میں دخل دینے کا کوئی حق حاصل نہ ہوگا۔ گویا افغان حکومت نے اس شرط کو منظور کیا تھا کہ اگر وہ ڈیورنڈ لائن کے اس پار کے علاقوں میں دخل دے تو حکومت ہند کو افغانستان کے علاقوں میں بھی دخل دینے کا حق حاصل ہوگا۔

۱۹۲۱ء میں جب انگریزی حکومت نے امیر کابل کی خود مختاری تسلیم کی تو ڈیورنڈ لائن کے عہد نامے کی بھی تجدید ہوئی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ امیر کابل کی خود مختاری اس عہد نامے کی شرائط کے تحت تسلیم کی گئی۔ بالفاظ دیگر اگر امیر کابل اس عہد نامے کی خلاف ورزی کرے گا تو حکومت ہند اس کی خود مختاری تسلیم نہ کرنے کی مجاز ہوگی چنانچہ انگریزوں کے دور حکومت کے اختتام پر کابل کے کسی حکمران نے بھی ڈیورنڈ لائن کے اس پار کے علاقوں میں کسی قسم کی مداخلت نہ کی۔ لیکن قیام پاکستان کے بعد کابل کی حکومت نے ایک مضحکہ خیز رویہ اختیار کیا اور کہنے لگی کہ چونکہ اب انگریز اس ملک سے چلے گئے ہیں۔ لہٰذا ڈیورنڈ لائن کا معاہدہ قابل الفسخ ہے، حالانکہ یہ تو پاکستان کو کہنا چاہیئے کہ چونکہ اب انگریز اس ملک سے چلے گئے ہیں اور پاکستان ایک آزاد جمہوری ملک کی حیثیت سے قائم ہو چکا ہے۔ لہٰذا کابل کے بادشاہ کے اختیارات واپس لئے جاتے ہیں۔

(نوائے وقت)

اعلان نکاح

مسمّی محمد اسحٰق ولد محمد الدین صاحب المعروف بابا منشی قوم الائیں مزارعہ بشیر آباد اسٹیٹ کا نکاح مسماۃ صدیقہ بیگم بنت عبدالرحمٰن صاحب مرحوم ہمشیرہ ڈاکٹر فضل کریم صاحب محمود آباد اسٹیٹ کے ساتھ بعوض مبلغ چھ صد روپیہ حق مہر ۴ نومبر ۱۹۵۵ء کو بعد نماز عشاء ماسٹر فضل دین صاحب نے پڑھا۔ اور حق مہر چھ صد روپیہ نقد ادا کر دیا گیا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ جانبین اور سلسلہ احمدیہ کے لئے بابرکت ہو۔ آمین

اکبر علی وائس پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ
محمود آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ

وصایا

منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۴۲۳۲ میں صالحہ اختر زوجہ محمد صالح نور قوم گگے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۵/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے۔ میرے پاس مندرجہ ذیل زیورات ہیں۔ ۱۔ کانٹے ایک جوڑی ۱½ تولہ قیمتی ۱۵۰/- روپے ۲۔ کنگھی ایک جوڑی ۱½ تولہ قیمتی ۱۵۰/-/- کل میزان ۳۰۰/- روپے میں اس رقم ۳۰۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ نیز اس تحریر کے بعد اگر زیورات میں زیادتی ہوئی تو اس کی اطلاع کر دی جاوے گی۔ نیز میرا حق مہر ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جو جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو سکے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی حقدار بھی صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ الامۃ: صالحہ اختر اہلیہ محمد صالح نور واقف زندگی۔

گواہ شد: مبارک احمد اعجاز دفتر امانت ربوہ
گواہ شد: محمد صالح نور خاوند موصیہ

نمبر ۱۴۱۹۲ میں سید محمد شاہ ولد سید ولی شاہ قوم سید پیشہ کاشتکاری و دوکانداری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۸ء ساکن پنڈوری ڈاکخانہ تنگیال ضلع جہلم صوبہ پنجاب (پاکستان)، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۴/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

اراضی زرعی بارانی ۱۸ کنال ۷ مرلے مالیتی ۵۰۰۰/-/- روپیہ
مکان ایک کمرہ پختہ دو کوٹھڑیاں کچی ۸۰۰/-/- ء
کل مالیتی ۵۸۰۰/-/-

اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخلہ یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کل ترکہ سے منہا کر دی جائے گی۔

اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد: سید محمد شاہ ولد سید ولی شاہ دوکاندار ۱۸ آر آئی کے کوارٹر ز آر۔ آر۔ پی۔ اے ایف سیکس لاہور چھاؤنی۔ گواہ شد۔ عبدالقادر جمعدار کلرک لاہور چھاؤنی۔ گواہ شد بدر عالم جوالدار کلرک لاہور چھاؤنی۔

نمبر ۱۴۲۳۳ میں سرداراں بی بی زوجہ عبدالرحمٰن قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۸ سال پیدائشی احمدی ساکن سرشمیر روڈ ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور صوبہ پنجاب پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۵/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ موجودہ وقت میں میری جائداد ڈنڈیاں طلائی وزنی اٹھ ماشہ قیمتی مبلغ ۴۰/- روپے صرف اور مہر مبلغ تیس روپے صرف کل مبلغ یکصد باون روپے صرف بنتی ہے۔ لہٰذا میں اس کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ نیز بوقت وفات اگر اسکے علاوہ میری کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

الامۃ: نشان انگوٹھا سرداراں بی بی
گواہ شد: عبدالرحمٰن خاوند موصیہ۔
گواہ شد: ڈاکٹر نثار احمد واقف زندگی سرشمیر روڈ لائل پور

غیر ملکی سوتی کپڑے کی قیمتوں میں ۱۵ سے ۲۵ فی صد تک کمی!

درآمدی کپڑے کے خفیہ سٹاک کھلے بازار میں آ گئے

لائلپور ۲۹ نومبر۔ درآمدی سوتی کپڑے اور سوت پر کنٹرول کے خاتمہ کے بعد کراچی، لاہور اور لائلپور میں غیر ملکی کپڑے کی قیمتوں میں ۱۰ سے ۲۵ فیصد تک کمی ہو گئی ہے۔ عام صارفین اور اضلاع کے بیوپاریوں نے کپڑے کی خریداری سے ہاتھ کھینچ لیا ہے۔ ملکی کپڑے اور سوت کے نرخ تاحال متاثر نہیں ہوئے۔ تاہم سوتی کپڑے کی قیمتوں کے گر جانے کا قوی امکان ہے۔ کاروباری حلقے اب درآمدی سلکی دھاگے کی قیمتوں اور تقسیم پر سے کنٹرول ختم کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

مقامی کلاتھ مارکیٹ درآمدی کپڑے اور سوت کی قیمتوں اور تقسیم پر سے کنٹرول کے خاتمہ کی خبر سے خلاف توقع فوری طور پر بہت زیادہ متاثر ہوئی۔ درآمدی کپڑے کے تاجر اپنے خفیہ سٹاک کھلے بازار میں لے آئے۔ یہ سٹاک اس کپڑے کے علاوہ تھے جس کا حساب مقامی محکمہ خوراک کے رجسٹروں میں موجود ہے۔ اس کپڑے کے لئے تمام صارفین کو اس سے قبل ڈیڑھ سے دوگنا تک دام ادا کرنا پڑتے تھے۔ مقامی مارکیٹ میں درآمدی کپڑے کے نرخوں میں حیرت انگیز طور پر یکسر کمی ہوئی۔ اس نے اضلاع کے بیوپاریوں اور عام صارفین کو خریداری سے ہاتھ کھینچ لینے پر آمادہ کر دیا ہے۔

دارالرحمت غربی کا تربیتی اجلاس

کل ۲۸ کو بعد نماز مغرب مسجد دارالرحمت غربی کے احباب کا ایک تربیتی اجلاس ہوا جس میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مولوی قمر الدین صاحب فاضل نے قرآن کریم، احادیث نبویؐ اور کتب حضرت مسیح موعودؑ کی روشنی میں نماز کی ضرورت اور اس کی ادائیگی پر ایک لطیف تقریر فرمائی۔ اس کے بعد مکرم مولوی عبد الغفور صاحب نے احباب کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اپنی تقریر میں نماز روزہ اور قرآن کریم پر پورے طور پر عمل کرنے کی تاکید فرمائی بعدہٗ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے سورۃ فاتحہ کی تفسیر درسی رنگ میں پیش فرمائی۔ اس کے بعد صاحب صدر ڈاکٹر فرزند علی صاحب نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے بعد اجلاس ختم ہوا۔

(محمد سعید زعیم انصار اللہ دارالرحمت غربی)

ہراکش کا مسئلہ

سلامتی کونسل سے التوا کی درخواست

نیویارک ۲۹ نومبر۔ اقوام متحدہ میں عرب ایشیائی اور لاطینی امریکہ کے ۱۳ ممالک نے ایک قرارداد میں اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل سے درخواست کی ہے کہ مراکش کے مسئلہ پر مزید غور ملتوی کر دیا جائے۔

ضلع کانگڑہ کا ۱۹۰۵ء والا زلزلہ

(بقیہ صفحہ ۵)

شکل میں بادل ظاہر ہوئے جو سیاہ نہ سرخ کالے اور نیلے پیلے رنگ کے تھے اور فضا نہایت ڈراؤنی صورت اختیار کرتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ عصر کے بعد بارش شروع ہوئی۔ جو بالآخر مغرب کے قریب ژالہ باری میں تبدیل ہو گئی۔ بارش بھی زور دار ہوئی اور ژالہ باری نے تو انتہا کر دی۔ مرغی کے چھوٹے انڈے کے سائز کے اولے آسمان سے اس قدر برسے کہ تمام زمین ان سے سفید ہو گئی اور ایک فرش بچھ گیا۔ چند پرند جو بچے تھے وہ اور درختوں کے پتے وغیرہ سب تباہ و برباد ہو کر رہ گئے۔ یہ اولے دوسرے روز شام تک باوجود دھوپ نکل آنے کے بھی نہ پگھلے

اب اس مقدمہ کا حال سنئے یہ واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صداقت کے دوسرے نشانوں میں سے ایک نشان تھا جو حضور کی قبولیت دعا کا ایک کھلا کھلا ثبوت بن کر ظاہر ہوا۔ جوں جوں لوگ ملبہ کے نیچے سے نکلتے جاتے۔ وہ سب قافلہ کی صورت میں جگہ جگہ پھرتے۔ اور جہاں کسی کے زمین میں زندہ ہونے کا پتہ لگتا اسے نکالتے جاتے اسی طرح چلتے چلتے یہ قافلہ جس میں جناب مرزا صاحب مرحوم بھی شامل تھے تین بجے صبح کے بعد اس مجسٹریٹ کی کوٹھی پر پہنچا جس نے اس روز مقدمہ میں اپنا حکم سنانا تھا۔ معلوم ہوا کہ وہ اپنے بنگلہ کے برآمدہ میں پتھر کے ایک ستون کے نیچے بہت بری طرح دب گیا تھا اور اسی جگہ جان نکل چکی تھی۔ یہ بنگلہ آبادی سے علیحدہ ایک جنگل میں تھا فاعتبروا یا اولی الابصار۔ بعد ازاں اس مقدمہ کا نہ مدعی رہا اور نہ وہ جھوٹے گواہ۔ پھر کبھی یہ سوال نہ اٹھا۔ یہ ایک دوسرا نشان تھا جو حضرت اقدس کی قبولیت دعا کی ایک بین دلیل قائم کر گیا

احمدیوں کے دو گھر دھرم سالہ کے گھر کے علاوہ نادون میں اور ایک پالمپور میں تھے۔ اس کے علاوہ اکا دکا اور بھی احمدی دوست بسلسلہ ملازمت یا کاروبار ضلع کے بعض حصوں میں اس زلزلہ کے وقت موجود تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کی معجزانہ حفاظت فرمائی اور سب کو زندہ و سلامت رکھا۔

اس کے بعد ہمارا خاندان بڑھا اور احمدیت کے ساتھ آنے والی نسل روز افزوں ترقی کرتی چلی جا رہی ہے اللہ تعالیٰ اسے سب کو راہ راست پر لائے اور امام وقت کی شناخت اور قبولیت کی توفیق عطا کرے آمین

مرزا معظم بیگ از کوئٹہ۔ اصل ساکن دھرم سالہ ضلع کانگڑہ

مسئلہ کشمیر کے متعلق حکومت کو مشورہ دینے کے لئے کمیٹی مقرر کرنے کا فیصلہ

تصفیہ کیلئے کوششیں تیز تر کر دینے کی سفارش

کراچی ۲۹ نومبر۔ مسئلہ کشمیر کے متعلق کل جماعتی کانفرنس کل رات گیارہ بجے ختم ہو گئی ہے۔ کانفرنس نے ایک قرارداد میں حکومت پاکستان سے سفارش کی ہے کہ کشمیری عوام کو ان کا پیدائشی حق خود اختیاری دلانے کے لئے تمام مساعی تیز تر کر دی جائیں۔

کانفرنس نے وزیر اعظم پاکستان اور کل جماعتی کانفرنس کے صدر چوہدری محمد علی کو ایک خاص کمیٹی قائم کرنے کا اختیار دیا ہے یہ کمیٹی حکومت کو مسئلہ کشمیر کے جلد از جلد تصفیہ کے بارے میں مشورہ دے گی۔

کانفرنس نے یہ قرارداد منظور کر لی ہے۔ قرارداد میں مسئلہ کشمیر کے تاریخی پہلوؤں کا جائزہ لینے کے بعد اس پیچیدہ مسئلہ کے تصفیہ میں اقوام متحدہ کی ناکامی پر افسوس اور ہندوستان کے رویہ کی مذمت کی گئی ہے۔ قرارداد میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح پاکستان نے ہر مرحلہ پر اس مسئلہ کو حل کرنے کے متعلق ہر تجویز کا سنجیدگی سے خیر مقدم کیا۔ لیکن ہندوستان نے ہر مرتبہ کوئی نہ کوئی اڑچن ڈال کر کشمیریوں کو ریاست جموں و کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کے لئے اپنا پیدائشی حق خود اختیاری بروئے کار لانے سے محروم رکھا قرارداد میں اس خدشہ کا اظہار بھی کیا گیا ہے کہ اس مسئلہ کے تصفیہ میں اگر تعویق و تاخیر رکھی گئی۔ تو نہ صرف ایشیائی بلکہ بین الاقوامی امن پارہ پارہ ہو جائے گا۔ اور ہر طرف ایک ہولناک جنگ کے شعلے بھڑک اٹھیں گے۔

کل جماعتی کانفرنس کا مکمل آخری اجلاس کل تین بجے سہ پہر کی بجائے ساڑھے چھ بجے شام سابق سندھ اسمبلی کی عمارت واقع بندر روڈ میں شروع ہوا۔ اور رات کے گیارہ بجے تک جاری رہا۔ آخری اجلاس میں اس قرارداد کا مسودہ پیش کیا گیا۔ جو وزیر اعظم محمد علی۔ مسٹر حسین شہید سہروردی اور شیخ دین محمد پر مشتمل سب کمیٹی نے تین گھنٹے کے اجلاس میں تیار کیا تھا۔ کل جماعتی

افغان رویہ کی مذمت

پشاور ۲۹ نومبر۔ چترال میں ریاستی مسلم لیگ کے زیر اہتمام منعقدہ ایک جلسہ عام میں مغربی پاکستان کی وحدت کی حمایت کی گئی۔ اور اس اقدام کے لئے حکومت پاکستان کو مبارکباد پیش کی گئی۔ ایک قرارداد میں افغانستان کے حکمران ٹولہ کی پاکستان کے داخلی امور میں دخل اندازی پر شدید مذمت کی گئی۔ قرارداد میں کہا گیا کہ سرحد دو او رمان کو پاکستان کے دفاع مضبوط کرنے پر اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ وہ خود بھی اسلام دشمن ممالک سے مدد حاصل کر رہے ہیں۔ اسی جلسہ میں مقبوضہ کشمیر کے مسلمان بھائیوں کو بخشی ڈوگرہ حکومت سے نجات دلانے کے عزم کا اظہار بھی کیا گیا۔

چینی خواتین کا وفد ڈھاکہ روانہ ہو گیا

کراچی ۲۸ نومبر۔ چینی وزیر صحت محترمہ لی تی چوان کی قیادت میں چینی خواتین کا وفد یہاں سے مشرقی پاکستان کے پانچ روزہ دورہ پر ڈھاکہ روانہ ہو گیا۔ چینی خواتین کا یہ وفد پاکستان کے تین ہفتہ کے دورہ پر آیا ہوا ہے۔

آج چاند گہنائے گا

لاہور ۲۹ نومبر۔ پنجاب یونیورسٹی کی رصدگاہ کے اعلان کے مطابق آج رات پاکستان بھر میں جزوی طور پر چاند گرہن ہو گا۔ رات کے ۸ بجے چاند کی روشنی کم ہونی شروع ہو جائے گی اور چاند ۹ بجکر ۲ منٹ زمین کے سایہ کے حلقہ میں داخل ہو جائے گا۔ اور دس بجکر ۲۷ منٹ تک اسی حلقہ میں رہے گا۔ زیادہ گہنا

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

"اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن پر فرض ہے۔" اسلئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلمان اور غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے پتے روانہ فرمائیے۔ پتے خوشخط ہوں ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے

عبد اللہ الہ دین سکندرآباد دکن